82859 ـ کیا عورتوں کے ختنہ کرنے میں کوئی صحیح حدیث وارد ہے ؟

سوال

کیا کسی صحیح حدیث میں دلیل ملتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں یا اپنی بیٹیوں کو کسی بھی شکل یا طریقہ پر ختنہ کرانے کی اجازت دی تھی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے علم میں تو کوئی ایسی حدیث نہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں یا اپنی بیٹیوں کو ختنہ کا حکم دیا ہو لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی عورت کی راہنمائی کرتے ہوئے ختنہ کرنے کا بہتر طریقہ بتایا تھا.

سنن ابو داود اور طبرانی الاوسط، اور بیہقی میں ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

" مدینہ میں ایک عورت ختنہ کیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ:

" تم بالکل ہی کاٹ کر ختم نہ کردو، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ فائدہ اور نفع مند ہے، اور خاوند کے لیے محبوب ترین اور پسندیدہ ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (5271) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" اشمی و لاتنھکی " الاشمام ختنہ کا قلیل سا حصہ کاٹنے کو کہتے ہیں، اور النھک کاٹنے میں مبالغہ کرنے کو کہتے ہیں.

یعنی تھوڑا سا کاٹو، اور کاٹنے میں مبالغہ مت کرو.

اس کے دلائل میں وہ عمومی دلائل بھی شامل ہیں جن میں ختنہ کرنے کا ذکر آیا ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی درج ذیل حدیث میں ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پانچ اشياء فطرتی ہيں: ختنہ كرانا، زيرناف بال صاف كرنا، مونچھيں كاٹنا، ناخن تراشنا، اور بغلوں كے بال اكھيڑنا "

صحيح بخاری حديث نمبر (5891) صحيح مسلم حديث نمبر (257).

يہ مردوں اور عورتوں كے ليے عام ہے، صرف وہ اشياء جو مردوں كے ليے خاص مثلا مونچھيں كاٹنا.

اور صحيح مسلم ميں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب وہ چار شاخوں كے درميان بيٹھے اور ختنہ ختنہ سے چھو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (349).

اور ترمذی وغيرہ كی روايت ميں ہے كہ:

" جب دونوں ختنے مل جائيں .. "

سنن ترمذی حديث نمبر (109).

اس حديث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے صحيح بخاری ميں باب باندھا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس تثنيہ سے مراد مرد اور عورت كا ختنہ ہے.

اور عورت كا ختنہ اس طرح ہو گا كہ پيشاب خارج ہونے والی جگہ پر مرغ كی كلغی جيسی چمڑی كا كچھ حصہ كاٹا جائے، سنت يہ ہے كہ وہ ساری كلغی نہ كاٹی جائے بلكہ اس كا كچھ حصہ كاٹا جائے "

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (19 / 28).

شافعی حضرات كے ہاں اور حنبلی وغيرہ حضرات كے مشہور مسلك ميں عورتوں كا ختنہ كرنا واجب ہے.

اور اكثر اہل علم يہ كہتے ہيں كہ عورتوں كے ليے ختنہ كرنا واجب نہيں، بلكہ يہ سنت اور ان كے ليے تكريم كا باعث ہے.

ليكن يہاں ہم ايك تنبيہ كرنا چاہتے ہيں كہ اس كے طبی طور پر بھی فوائد پائے جاتے ہيں، چاہے ختنہ كرنے كے واجب ہونے ميں علماء كا اختلاف ہے. ان فوائد كا سوال نمبر (45528) كے جواب ميں بيان گزر چكا ہے.

واللہ اعلم .